بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ جیا نے یہ ناول (تیرا میرا عشق) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (تیرا میرا عشق) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

****

اس نے آفس میں قدم رکھا جہاں بہت گہما گہمی تھی وہ ریسپشن پر جا کر انٹرویو کے متعلق پوچھنے لگی تو اسنے فرسٹ فلور کا کہا تو وہ لفٹ میں آگئی جہاں دو لڑکے کھڑے انٹرویو کی ہی بات کر رہے تھے-

"یار بہت ہی ایٹیٹیوڈ والا بندہ ہے میں نے بس ایک جواب دینے میں دیر کی تو کہتا ہے کے تم بہت ہی سست ہو اور مجھے ایکٹو ور کر چاہیئے" براؤن شرٹ والے لڑکے نے کالی شرٹ والے سے کہا-

"یار ایٹیٹیوڈ کے ساتھ روڈ بھی ہے میں بس تین منٹ ہی لیٹ ہوا ہوں اور انٹرویو لینے سے ہی انکار کر دیا" کالی شرٹ والے نے چڑ کر کہا اور وہ جو انکی باتیں سن رہی تھی ایک دم بولی-

"اتنا ظالم ہے وہ کہ بس لیٹ آنے پر انٹرویو ہی نہ لے" جیا نے جلدی سے پوچھا اسے اپنی فکر تھی کیونکہ وہ تو پورے دس منٹ لیٹ تھی-

"ظالم کے ساتھ بے حس اور جو جو لگا سکتی ہو لگاؤ" کالی شرٹ والے نے تپے ہوئے لہجے میں کہا
-

"اور غصّہ تو اتنا کرتا ہے توبہ توبہ میں خود ہی نہ کروں جاب ادھر" براؤن شرٹ والے نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے ایسے کہا جیسے جاب اسی کو ملنے والی تھی۔

اور جیا کو لگ رہا تھا کہ وہ شرط ہار جائے گی اور وہ اپنے مطلوبہ فلور پر آ کے ایک کرسی پہ بیٹھ گئی جہاں بہت سے لوگ بیٹھے تھے۔

اسے ادھر بیٹھے گھنٹہ ہو گیا تھا کتنے ہی لوگ آ کر جا رہے تھے پر ابھی تک سلیکٹ کوئی نہ ہوا تھا جیا کو پیاس کا احساس ہوا ایک تو وہ ناشتے کے بغیر آئی تھی اور جلدی میں پانی کی بوتل بھی نہ لائی تھی.....اسنے ریسپشنسٹ سے اپنا نمبر پوچھا تو اس سے پہلے ابھی دو لڑکیاں اور ایک لڑکا تھا سو اسنے پانی کا پوچھا جس پر ریسپشنسٹ نے سامنے کولر کی طرف اشارہ کیا..... جیسے ہی وہ پانی پی کر مڑی اسکی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں کیوں کے سامنے والے کیبن سے مسٹر انگریز نکلا تھا اور اسکے پاس سے گزر گیا۔

"ہیلو! آپ وہی ہیں نہ جنکو ہمارے گھر نیلیا ہوا تھا م.... میرا مطلب کہ آپ ہمارے گھر آئے تھے" جیا نے اچانک اسکے سامنے آ کر کہا۔

وہ جو اپنے دھیان چل رہا تھا اگر اپنے قدم نہ روکتا تو یقیناً اس سے ٹکرا جاتا شاہ نے اسے گھورنے پر اکتفا کیا اور آگے بڑھ گیا۔

"آپ پریشان ہیں" جیا نے اسکے ماتھے پر بل دیکھتے ہوئے کہا وہ پریشان ہی تھا صبح سے انٹرویو لے لے کر تھک گیا تھا مگر کوئی کام کا نہیں تھا۔

"لگتا ہے جاب نہیں ملی" جیا اس کے پیچھے آتے ہوئے دوبارہ بولی جو لفٹ کے پاس کھڑا لفٹ کا انتظار کر رہا تھا اور جیا اسکے ساتھ ساتھ ہی جا رہی تھی۔

وہ کب سے بیٹھی بور ہو رہی تھی اور انگریز کی شکل میں اسے اپنی بوریت ختم کرنے کا بہانہ مل گیا.....شاہ نے اسے پھر گھورا وہ اپنے آفس میں اس بد تمیز لڑکی کے منہ نہیں لگنا چاہتا تھا۔

"ویسے میں نے سنا ہے کہ ادھر کا باس بہت کھڑوس، نک چڑھا اور بے حس انسان ہے اور آپ میں بھی یہ خصوصیات ہیں اسی لیے ایک جیسے دو انسان ایک جگہ کام کر ہی نہیں سکتے..." جیا نے اپنی طرف سے بہت بڑی خبر سنائی پر شاہ کی برداشت ختم ہو گئی۔

"آپ چپ نہیں رہ سکتیں ہر وقت چک چک کرتی رہتی ہیں مجھے کوئی شوق نہیں آپکی بکواس سننے کا... سو گیٹ آؤٹ فرام ہیر" شاہ نے سرد لہجے میں جیا سے کہا لیکن وہ جیا ہی کیا جسے اثر ہو -

"آہاں کہہ تو ایسے رہے ہیں جیسے آپکا آفس ہے دیکھیں یہ رعب کسی اور پہ جھاڑنا آپ بڑے آئے پھنے خان.... خود کے منہ سے تو پھول جھڑتے ہیں اور چک چک تو آپ کرتے ہیں وہ بھی مرغے کی طرح" جیا نے بھی اسے ٹکا کے جواب دیا-

"دیکھو لڑکی میں آگے ہی پریشان ہوں میرا دماغ خراب مت کرو" شاہ نے بمشکل اپنے آپکو چلانے سے روکا-

"ارے جو چیز پہلے سے ہی خراب ہے میں اسے کیسے خراب کر سکتی ہوں" جیا نے تپا دینے والی مسکراہٹ چہرے پہ سجا کر کہا اور شاہ کا چہرہ غصّے سے لال ہو گیا اس نے ایک دم ہی اسکا بازو پکڑا اور اس زور سے دبایا کہ جیا کو لگا اسکی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں-

"اگر تم مجھے تھوڑی دیر اور یہاں نظر آئی تو میں تمہارا وہ حشر کرونگا کے یاد رکھو گی سمجھی تم" شاہ نے تمیز سائیڈ پر رکھتے ہوئے جیا کو غصّے سے وارن کیا اور لفٹ میں چڑھ گیا اور جیا اگر دیوار کا سہارا نہ لے لیتی تو ضرور گر جاتی-

"بد تمیز، لفنگا کہیں کا..... "جیا نے اپنا بازو سہلایا اور واپس اپنی جگہ پر آ گئی وہ شاہ کو صلواتیں سنانے میں مصروف تھی.. جب ایک لڑکی نے آ کر بتایا کے باقی کے انٹرویو کل ہونگے-

"اگر لینا نہیں تھا انٹرویو تو ٹائم کیوں برباد کیا" جیا جو آگے ہی غصّے میں تھی اس لڑکی پر چڑھ دوڑی-

"سوری میم لیکن اب تو کل ہی انٹرویو ہونگے باس کا آرڈر ہے" لڑکی نے پروفیشنل انداز میں کہا اور واپس چلی گئی-

"باس نہ ہو گیا جن ہو گیا اور ایک اس سڑے انسان سے پلا پڑ گیا اففف... مر جائے منحوس کہیں کا" جیا نے بازو سہلاتے ہوئے باہر کی جانب قدم بڑھا دیے اور ساتھ ساتھ شاہ کو بھی کوس رہی تھی-

---

وہ دوبارہ انٹرویو روم میں جانے کی بجائے اپنے کیبن میں آ گیا اور انٹرویوز کینسل کر دیے...وہ غصّے اور پریشانی سے چکر لگا رہا تھا کیونکہ وہ اور افروز صبح سے ہی انٹرویوز لے رہے تھے لیکن اتنے سارے کنڈ ڈٹس میں اسے کوئی بھی متاثر نہ کر سکا تھا اور اوپر سے وہ بد تمیز لڑکی اسکے سامنے آ گئی وہ بھی نیلے کپڑوں میں.....اسکا موڈ اور خراب ہوا اسکا دل کر رہا تھا کے اس چک چک کرتی لڑکی کو دو ہاتھ جڑ دے لیکن اسنے بمشکل اپنے آپکو روکا اور صرف بازو پکڑ کر دبایا تا کہ وہ ڈر جائے پر یہ اسکی خام خیالی تھی... شاہ سوچوں میں گم تھا جب افروز دندناتا ہوا اسکے سر آن پہنچا -

"یہ کیا طریقہ ہے مصطفیٰ ابھی اتنے سارے لوگ انٹرویو کے انتظار میں باہر تھے اور تم نے انٹرویوز ہی کینسل کر دیے" افروز نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا-

"تم نے ٹھیک سے سنا نہیں کے کل دوبارہ انٹرویوز ہونگے اور ویسے بھی اتنے کنڈ ڈٹس میں مجھے کوئی بھی ایسا نہیں لگا جو جاب کے قابل ہو" شاہ نے سپاٹ لہجے میں کہا-

"ہاں جی کوئی قابل لگے گا بھی کیسے چھوٹی چوٹی بات پر تو تم آؤٹ کہہ دیتے تھے بس اب کل صرف میں انٹرویو لونگا" افروز نے طنز کرتے ہوئے دو ٹوک کہا-

"ٹھیک ہے لیکن مجھے ایکٹو، ھارڈ ورکنگ اور آنسٹ بندہ چاہیے "شاہ نے اجازت دیتے ہوئے کہا اور سگریٹ سلگا کر کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا-

"اور اگر بندی ہوئی تو ووو.. "افروز نے تو کو لمبا کھینچتے ہوئے شرارت سے کہا-

"واٹ ایور "شاہ نے منہ بنا کر کہا اور سگریٹ کے کش لینے لگا جب کے افروز اسے آدم بیزار کہہ کر باہر نکل گیا-

---

وہ گھر کے پاس کھڑی غصہ کنٹرول کر رہی تھی کیونکہ وہ خراب موڈ کے ساتھ اندر نہیں جانا چاہتی تھی.....اس نے چند گہرے سانس لیئے اور اندر آگئی لیکن اندر کا منظر دیکھ کر اسکا غصہ غائب ہو گیا-

"آپ لوگ کب آئے کیسے ہیں مجھے کیوں نہیں بتایا "اسنے ایک ہی سانس میں حاکم بٹ کو دیکھتے سارے سوال کر دیئے-

"بس ابھی گھنٹہ ہی ہوا ہے آئے ہوئے میں ٹھیک ہوں.... میرا بیٹا کیسا ہے" حاکم بٹ نے جیا کی پیشانی چومتے ہوئے اسے اپنے ساتھ بٹھاتے ہوئے اسکی بات کا جواب دیا۔

"آپکا بیٹا بہت اچھا ہے" جیا نے مسکرا کر انہی کے انداز میں جواب دیا چند لمحوں پہلے والی جھنجھلاہٹ اب نہیں رہی تھی اور موڈ بھی ٹھیک ہو چکا تھا۔

"آج تو ہمارے پیچھے انقلاب آگیا اور آپکی اماں... وہ تو اتنی حیران تھیں کہ یقین ہی نہیں کر رہی تھیں" حاکم بٹ نے شرارت سے کہا تو اسے سمجھ آگئی کہ اسکے جلدی اٹھنے کی خبر نشر ہو چکی ہے
۔

"بس میں نے سوچا سب کو حیران کیا جائے" اسنے مسکرا کر کہا تو حاکم بٹ بھی مسکرا دیے۔

"نانو کیسی ہیں اب" جیا نے فکر مندی سے پوچھا۔

"ہاں پہلے سے بہتر ہیں اور گھر بھی آگئی ہیں بس دوائیاں وغیرہ بڑھادی ہیں ڈاکٹرز نے آپ دعا کیا کرو" حاکم بٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو باقی سب بھی ادھر آگئے۔

"آپی کب آئی آپ انٹرویو کیسا رہا" ولید نے آتے ساتھ پوچھا تو صبح کا منظر یاد کر کے اسکا خلق تک کڑوا ہو گیا۔

"ہونا کیا ہے اب کل انٹرویو ہو گا دوبارہ" جیا نے منہ پھلا کر کہا۔

"ہیں ہیں کل کیوں آپ تو آج کا بول رہی تھیں" علی نے بھی بولنا ضروری سمجھا اس نے ایک نظر ہال میں گھمائی جہاں سب اسکے جواب کے منتظر تھے۔

"ہاں لیکن کنڈڈٹس بہت زیادہ تھے اسلیئے آدھوں نے آج اور باقی آدھے کل انٹرویو دیں گے" جیا نے بیزاری سے کہا۔

"آپکو تو جاب نہیں ملنے والی گارنٹی ہے" شافعے نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔

"کیوں نہیں ملے گی جاب کیا مطلب ہے اس بک.... بات کا ہیں..." جیا نے غصہ کنٹرول کرتے ہوئے اسے گھور کر پوچھا۔

New Era Magazine

"مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اپنی کمپنی کا دیوالیہ تھوڑی نکلوانا ہے آپ کو رکھ کر" شافعے نے سنجیدہ شکل بنا کر کہا پر آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔

"میرے بھائی سبکو اپنی طرح سمجھا ہوا ہے اور ویسے بھی وہاں عقلمند لوگ بیٹھے ہیں جو محنتی لوگوں کو پہچان لیتے ہیں تمہارے جیسے ڈھکن نہیں سمجھے" جہاں جیا نے حساب برابر کیا وہیں سب کا ڈھکن پہ قہقہہ چھوٹ گیا۔

"پیاری آپی شرط لگا لیں آپکو تو جاب نہیں ملنے والی" شافعے نے تو مانو آج جیا کا ضبط آزمانے کی ٹھانی تھی۔

"تمہیں فضول شرطیں لگانے کے علاوہ کچھ نہیں آتا کیا" جیا نے جل کر پوچھا۔

"مذاق کے علاوہ آپی میں شرط لگاتا ہوں اگر آپکو جاب نہیں ملی تو آپ مجھے کریم والے مفنز بنا کر کھلائیں گی اور اگر میں ہارا تو میں آپکو دل کھول کر آپکے موسٹ فیورٹ گول گپے کھلاؤں گا بولیں منظور" شافعے نے چٹکی بجا کر سارا پلین بتایا۔

گول گپوں کا نام سن کر جیا کا دل کیا کہ ابھی ہاں کر دے پر اگر جاب نہ ملی تو گھاٹے کا سودا ہونا تھا ایک تو ماہی سے شرط ہارتی اوپر سے پورا دن کچن میں بیکنگ کرنی پڑے گی۔

"چل ڈن صحیح ہے بیٹا اب تو ہارنے کے لیئے تیار ہو جا شاباش "اس سے پہلے جیا کچھ کہتی ولید نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ساتھ سب نے ڈن ڈن بولنا شروع کر دیا۔

"پہلے پیاری آپی سے تو پوچھ لو "شافعے نے جیا کی طرف اشارہ کیا جو اس کو گھور رہی تھی تو چارو ناچار اسے ماننا پڑا اب عزت کا سوال تھا۔

"ٹھیک ہے شافعے کے بچے ڈن پر.... گول گپے کھلانے کے علاوہ میری ایک اور ڈیمانڈ بھی ہے "جیا نے شیطانی مسکراہٹ لیئے شافعے کو دیکھا تو اس نے گھبرا کر جیا کو دیکھا۔

جب بھی وہ ایسے مسکراتی شافعے کو اپنی حالت پتلی ہوتی نظر آتی وہ کام ہی ایسے کرواتی جب بھی وہ ہارتا تو وہ اس سے عجیب سے کام کرواتی کبھی سارے گھر میں جھاڑو پھرواتی وہ بھی ہیل پہنوا کر کبھی سیڑھیوں کے چکر لگواتی کہ وہ چکر ہی کھا جاتا پر تھا وہ بھی ڈھیٹ شرط لگانے سے باز نہ آتا تھا۔

"ک.. کیا ڈیمانڈ ہے جو میں نے بولا ہے بس وہی ہو گا" شافعے نے گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"کیوں میرے بھائی ڈر گئے کیا کہ کہیں آپی نہ جیت جائیں "اس دفعہ گیم کھیلتے وصی نے بولا تو اسے پتنگے لگ گئے۔

"چل او... ڈرتا نہیں ہوں میں ٹھیک ہے بتائیں کیا کرنا ہے میں نے "شافعے نے جگرا بڑا کر کہ کہا۔

"وہ تو میں اپنے جیتنے پہ بتاؤں گی "جیا نے اب مطمئن ہو کہ کہا تو وہ بس سر ہلا کہ رہ گیا۔

"ویسے باس نے کہیں آپکی شکل دیکھ کر تو انٹرویو کینسل نہیں کر دیا "علی کی زبان پر کھجلی ہوئی تو جیا کا دل کیا اسکا منہ توڑ دے۔

"کیوں میری بیٹی کی شکل کو کیا ہوا ہے اور میری بیٹی اتنی لائق ہے اسے جاب مل جائے گی" نازنین نے بیٹی کی سائیڈ لیتے ہوئے کہا تو جہاں جیا خوش ہوئی وہیں وہ کھجل سا ہو کر نفی میں سر ہلا گیا۔

"جیا پتر انٹرویو کا کیا بنا" صداقت بٹ نے پوچھا تو وہ انہیں بتانے لگی جبکہ نازنین اور سنیہ سب کو گرم گرم سوپ پیش کرنے لگیں اور دوسری طرف میمونہ، عروج اور نبیحہ کچن میں دوپہر کے کھانے کی تیاریوں میں مصروف ہو گئیں۔

شاہ آج آفس سے جلدی گھر آ گیا تھا تاکہ زرمین کے ساتھ وقت گزار سکے... وہ زرمین کے کمرے میں بیٹھا کب سے انکے ساتھ ہلکی پھلکی باتیں کر رہا تھا عالم بٹ ابھی تک گھر نہیں آئے تھا... جب منزہ دونوں کو کھانے پر بلانے آئی۔

"امی بھائی کھانا لگ گیا ہے آ جائیں کب سے باتیں کر رہے ہیں آپ دونوں" منزہ نے کہا۔

"آپ جائیں میں فریش ہو کر آتا ہوں" شاہ نے زرمین اور مزنی کے ساتھ کمرے سے نکلتے ہوئے کہا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

New Era Magazine

تھوڑی دیر بعد وہ نیچے آیا تو عالم بٹ بھی آ چکے تھے اس نے گہرا سانس لے کر سلام کیا اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

کھانا خاموشی سے کھایا گیا اور یہ سب کے لیئے حیران کن بات تھی کیوں کہ جب بھی عالم بٹ اور شاہ کا سامنا ہوتا کچھ نہ کچھ تلخ کلامی ضرور ہوتی تھی۔مزنی اور منزہ کھانا کھا کر جلدی چلی گئیں تھیں کیونکہ انکے پیپرز ہو رہے تھے۔

"ایمان بچہ کھانا کھا کر اپنی امی کو یاد سے دوائی دے دینا" مزنی اور منزہ کے بعد عالم بٹ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے نرمی سے کہا اور اسٹڈی روم میں گھس گئے۔

"یہ کیا نیا تماشہ ہے.....اب کیا کرنا چاہ رہے ہیں ابو" شاہ جو عالم بٹ کے نرم اور خاموش رویے سے کشمکش کا شکار تھا اچانک بولا۔

"بھائی ایسے نہ بولیں ابو بدل گئے ہیں شاید انہیں احساس ہو گیا ہے کہ ووہ.." زرمین کو خاموش دیکھ کر ایمان نے جواب دینا چاہا تو شاہ نے اسے ٹوک دیا۔

"ہہہ بہت جلد نہیں ہو گیا انہیں احساس.. یہ احساس انہیں تب کیوں نہیں ہوا جب انہوں نے ہم سے ہمارا بچپن، ہماری خوشیاں سب کچھ چھین لیا تھا یہاں تک کہ ہمارے باپ ہو کے باپ کا پیار بھی نہ دیا اور تم کہہ رہی ہو بدل گئے ہیں.....اور یہ احساس نہیں طوفان سے پہلے چھا جانے والی خاموشی ہے جو اب نہ جانے کیا کیا اور کس کس کو اپنی لپیٹ میں لے گی" شاہ نے تلخ لہجے میں تقریباً چلاتے ہوئے حقیقت بیان کی اور وہاں سے چلا گیا۔

یہ دیکھے بنا کہ زرمین اور ایمان کے چہرے پر ایک رنگ آ رہا اور جا رہا تھا جبکہ یہی حال اسٹڈی کے دروازے پہ کھڑے عالم بٹ کا تھا۔

Continue

نوٹ

تیرا میرا عشق پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine